2209 ـ تلاوت کے بعد صدق اللہ العظیم کہنا

سوال

کیا تلاوت کرنے کے بعد صدق اللہ العظیم کہنا بدعت ہے اور اگر واقعی بدعت ہے تو یہ اسلام میں کیسے داخل ہوا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ جب تلاوت سے فارغ ہوتے ہیں تو صدق اللہ العظیم کہتے ہیں یہ مشروع نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا، اور نہ ہی صحابہ کرام کی عادت تھی، اور پھر تابعین کے دور میں بھی ایسا نہیں ہوا، بلکہ یہ آخری دور میں کچھ قراء حضرات کی جانب سے جاری ہوا جنہوں نے اللہ تعالی کے فرمان (قل صدق اللہ) سے دلیل لیتے ہوئے بطور استحسان کہنا شروع کیا، لیکن یہ استحسان مردود ہے کیونکہ اگر یہ اچھا اور بہتر ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین عظام اس پر ضرور عمل کرتے، کیونکہ وہ اس امت کے سلف ہیں.

رہا فرمان باری تعالی:

قل صدق اللہ .

اس سے یہ مراد نہیں کہ جب تلاوت ختم کی جائے تو صدق اللہ کہا جائے، اگر اس سے یہی مراد ہوتی تو اللہ تعالی یہ فرماتا: کہ جب تم قرآت سے فارغ ہو تو صدق اللہ کہا کرو، جس طرح یہ فرمایا کہ:

تو جب تم قرآن مجید کی تلاوت کرو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو .

مذکورہ آیت سے دلیل لے کر صدق اللہ العظیم کہا بدعت ہے، بلکہ یہ فرمان تو اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے لیے سب کچھ کھانا حلال قرار دیا صرف وہی جو یعقوب علیہ السلام نے خود اپنے لیے حرام کیا تھا اس کی خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے:

کہہ دیجئے تورات لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو، جو کوئی بھی اس کے بعد اللہ تعالی پر افترا پردازی کرتا ہے تو یہی لوگ ظالم ہیں، کہہ دیجئے اللہ تعالی نے سچ فرمایا ہے، لہذا تم ملت ابراہیم کی یکسو ہو کر پیروی کرو، اور وہ مشرکوں

میں سے نہ تھے .

اگر اس سے قرآن مجید کی تلاوت سے فارغ ہو کر صدق اللہ کہنا مراد ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے علم کا زیادہ حق رکھتے تھے، اور وہ اس پر سب سے پہلے خود عمل کرتے، جب ایسا نہیں ہوا تو پھر اس سے یہ مراد نہیں ہے.

خلاصہ:

قرآن مجید کی تلاوت سے فارغ ہو کر صدق اللہ العظیم بدعت ہے مسلمان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے.

اللہ تعالی نے جو کچھ فرمایا ہے اس کی سچائی کا اعتقاد رکھنا مسلمان کے لیے فرض ہے، کیونکہ جس شخص نے بھی اللہ تعالی کے کسی فرمان یا اس میں سے کسی چیز کو جھٹلایا یا اس میں شك کیا تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

اور جو کسی مناسبت سے مثلا جن اشیاء کی اللہ تعالی نے خبر دی ہے وہ واقع ہو تو اس وقت کسی شخص کا بطور تاکید صدق اللہ یعنی اللہ نے سچ فرمایا کہنا جائز ہے، کیونکہ سنت سے یہ ثابت ہے.

ایك بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما آئے تو آپ نے منبر سے اتر کر انہیں اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا: اللہ تعالی نے سچ فرمایا ہے کہ:

یقینا تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں .

دیکھیں: ازالۃ الستار عن الجواب المختار ابن عثیمین (79 ـ 80).

واللہ اعلم .